دنیا میں کوئی عظیم تغیر پیدا کرنے کے لیے سب سے پہلے اپنے باطن میں انقلاب پیدا کرنا ہوگا۔ گو دوسروں کو نیست و نابود کر دینا آسان ہو، یا ان پر جبر و تشدد استعمال کیا جائے، مگر ایسے طرز عمل سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ خواہ کسی جماعت میں شامل ہو کر، یا سوشل و اقتصادی اصلاح کے طریقوں کو سیکھ کر، قانون بنا کر، یادعائیں مانگ کر ہمیں عارضی اطمینان حاصل ہو جائے لیکن چاہے ہم کچھ بھی کریں بغیر خود شناسی کے اور بلا محبت کے، جو خلقی طور سے ساتھ ساتھ شامل رہتی ہے، ہماری مشکلات اور مسائل برابر بڑھتے اور پھیلتے جائیں گے۔ البتہ اگر ہم اپنے دل و دماغ کو اپنی ذات کو سمجھنے میں لگائیں تو بلاشک اپنے بہت سے خلفشار و آلام کو دور کر سکتے ہیں۔

موجودہ تعلیم ہمیں ایک ناسمجھ انسان بنا دیتی ہے۔ اس سے انسان کو اپنی اہلیت معلوم کرنے میں بالکل مدد نہیں ملتی۔ اگر امتحان میں کامیاب ہو کر اپنی قسمت سے ہمیں کوئی کام مل جاتا ہے، تو اس کے اکثر یہ معنی ہوتے ہیں کہ بقیہ حصۂ عمر کے لیے ہم ضابطہ اور دستور العمل کے نذر ہو جاتے ہیں۔ چاہے وہ کام ہمیں بالکل پسند نہ ہو، مگر اس کو مجبوراً اس لیے کرتے رہنا پڑتا ہے کہ ہمارے لیے کوئی دوسرا ذریعۂ معاش نہیں ہوتا۔ کتنا ہی ہم کسی دوسرے قسم کا کام کرنا چاہیں مگر ہماری پابندیاں اور ذمہ داریاں ایسا کرنے سے روکتی ہیں اور ہم اپنے تفکرات اور خوف و ہراس سے جکڑ بند رہتے ہیں، پھر ناکامی سے شکستہ دل ہو کر ہم جنسیات، بادہ نوشی،



سیاست ملکی، یا انوکھے مذہبی عقائد کے پھیر میں پڑ کر اپنی جان بچانے کی راہ نکال لیتے ہیں۔ جب ہمارے حوصلے ناکام ہو جاتے ہیں تو اس ناکامی کو ہم معمول سے زیادہ اہمیت دینے لگتے ہیں اور نفسیاتی پیچ و خم میں مبتلا ہو جاتے ہیں، تاوقتیکہ ہم زندگی اور اُنس کی اہمیت کو نیز سیاسی، مذہبی معاشرتی حاجتوں اور ان کو مطالبات اور خامیوں کو پوری طور پر سمجھنے کے لیے جامع اور وسیع نظر نہ ڈالیں گے، ہمارے باہمی تعلقات کی دشواریاں بڑھتی جائیں گی، جس کا نتیجہ مصیبت اور تباہی میں گرفتار ہونا لازمی ہے۔ نفس کے طریق عمل نہ معلوم ہونے کا نام جہالت ہے اور یہ نادانی محض فروعی کارروائیوں اور اصلاحوں سے رفع نہیں ہو سکتی۔ اس کا دفعیہ تب ہی ممکن ہے جب باہمی سلسلۂ ارتباط میں اپنے نفس کی تحریکوں اور اداؤں سے ہم باخبر اور آگاہ رہیں۔

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہم صرف ماحول سے اثر پذیر نہیں ہوتے بلکہ ہم خود ماحول ہیں، یعنی اس کا سرچشمہ ہیں اور ماحول سے جدا نہیں ہیں۔ چونکہ ہم سوسائٹی کا ایک جزو ہیں، اس لیے جو اقدار سماج نے ہم پر عائد کئے ہیں، ان سے ہم اپنے خیالات اور برتاؤ میں پابند رہتے ہیں، یہ ہم کبھی نہیں سمجھ پاتے کہ ہم بھی خود ایک جامع ماحول ہیں۔ ہمارے اندر مختلف وجود موجود ہیں، جو ہمارے نفس یعنی "من" کے ارد گرد چکر لگاتے رہتے ہیں۔ ہماری ذات ان تمام کائنات کا مجموعہ ہے اور یہ در حقیقت مختلف